Dr. Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D college

میر انیس کی مرثیہ نگاری

(انیس کے کربلائی) میر ببر علی انیس کربلائی اردو مرثیے کے ایک عظیم شاعر ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۸۰۲ عیسوی میں فیض آباد میں ہوئی انہوں نے ایک تعلیم یافتہ اور شاعرانہ ماحول میں آنکھیں کھولیں کمسن میں ہی اپنے والد میر مستحسن یافتہ اور شاعرانہ میں آنکھیں کھولیں کمسن میں ہی اپنے والد میر مستحسن خلیق کے ساتھ لکھنؤ چلے آئے یہاں نامور علما سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی شہ سواری اور سپہ گری میں بھی مہارت پیدا کی۔

میر انیس نے شاعری کی ابتدا اگرچہ غزل گوئی سے کی لیکن اپنے بزرگوں کی نصیحت سے وہ میدان مرثیہ گوئی میں اتر آئے اور اس فن میں وہ کمال پیدا کیا کہ کربلائی مرثیے کو بام عروج پر پہنچا دیا۔

یہ سچائی ہے کہ واقعہ کربلا میں جتنے سانحے رونما ہوئے وہ تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتے صرف اشارے ملتے ہیں۔ انیس جیسے فنکار نے ان اشاروں کو اپنے تخیل سے ایک مربوط تاریخ بنا کر پیش کر دیا۔ کربلائی مرثیہ گوئی میں انہیں زبردست مہارت تھی۔ مختصر یہ کہ میر انیس نے کربلائی مرثیہ گوئی کے معیار سے اردو شاعری کو خوب گویائی عطا کر دی۔ استناد اور غیر استناد کی بات رہنے دیجیے کہ واقعہ کربلا کی مربوط اور وسیع تاریخ کا مطالعہ آپ میر انیس کے کربلائی مرثیے میں ہی کر سکتے ہیں۔ اردو شاعری کو اگر زبان سیکھنی ہو تو انیس

Scanned with CamScanner

سے بہتر استاد آپ کو نہیں ملا انیس کو معلوم ہے کہ ایک
قطرے کو گوہر کی ہنر مندی کیسے بخشی جا سکتی ہے۔ ایک پھول کے
مضمون کو سو رنگ سے کیسے باندھا جا سکتا ہے۔ جو کبھی عیب ہوتی ہے
وہی ابرو کے لیے حسن کیسے بن جاتی ہے۔ غرض شاعری اور زبان
دانی میر انیس کو ورثے میں ملی تھی۔ فن کے ساتھ فکر میں دانشورانہ
پیغامات بھی انیس کے کربلائی مرثیے کا طرۂ امتیاز ہے۔

میر انیس نے شاعری میں کربلائی مرثیے اور رباعیات
لکھ کر وہ شاعرانہ مہارت دکھائی کہ ناقدین آج میر، غالب، اقبال
اور انیس کا مربع قائم کر کے ایک دوسرے پر برتری ثابت کرنے میں لگے ہوئے
ہیں۔

انیس کا فن مرثیہ نگاری کا فن بہتر ہوا اور انیس
نے اس میں انتہائی بلند مقام حاصل کیا۔ انیس کا فن مرثیہ نگاری کے
دائرے سے بھی باہر نکلا اور دیگر اصناف شعر کے سامنے بھی ایک چیلنج ہو گیا
تاریخ، تحقیق، مذہب، سماج، سیاست اور اخلاق و فلسفہ کی ایسی ایسی
باریکیاں بیان کیں فکر و فن کے ایسے نمونے پیش کیے تشبیہات، استعارات
علامات، حسن تعلیل، غلو اور اغراق جیسی شعری تراکیب لفظوں اور
محاوروں کی نشست و برخاست کے وہ جوہر دکھائے آج ان کے
کربلائی مرثیوں کے فن پر بات کرتے ہوئے ان کی شاعرانہ عظمت قائم
کرنے کی بات آتی ہے۔ تو اردو کا پورا شعری سرمایہ ہمارے سامنے ہوتا
ہے۔ تو اردو کا پورا شعری سرمایہ ہمارے سامنے ہوتا ہے

~~اردو شاعری کے میر کارواں، میر سودا، مومن، ذوق، اقبال سب نے~~

شعری ہنر مندی کا ایک دائرہ بنا لیتی ہے اس دائرے میں بھی انیس کی شعری
اپنی ایک انفرادی ساخت بنا لیتی ہے۔
ہنر مندی ہے انیس کے مرثیے کا سر چشمہ مذہب ضرور ہے۔ لیکن یہ بر فی
شاعری اس لیے ہے کہ انسان کے بیان عشق اور جذبے کی کارفرمائی سے لفظوں کو
شعری زبان دینے کا طریقہ جو انیس نے وضع کیا اس میدان میں اردو کی شاعر
ان کی ہمسری نہیں کرتا۔ بڑی شاعری کی پہچان صرف موضوع ہی نہیں
تخیل کی بلندی، وسعت اور گہرائی فکر و جذبے کی صداقت زبان کی ساز
کو سوز بنانے کی سکت مانوس جلووں میں انوکھا پن، اجنبی مناظر
میں مانوسیت کا رنگ، یہ سب خاص عناصر شعری ہیں۔ شعری موضوعات
میں سماج، سیاست، مذہب اور اخلاق کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن دیکھنا
یہ ہوتا ہے کہ شاعر نے زندگی کی حقیقی معنویت اور کائنات کے اسرار کا
انکشاف کس چابک دستی سے کیا ہے۔

Shahnaz Ara.